© rasailojaraid.com

اداریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اِعۡدِلُوا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی

اسلام کے تمام اوامر اور نواہی کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ یہ ایک ایسا جذبہ ہے جو مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور فرمانبرداری پر آمادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بغاوت اور سرکشی سے روکتا ہے۔ جس میں جتنا تقویٰ ہے، وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہے۔ تمام عبادتوں کا مقصد مسلمان کو متقی بنانا ہے۔ یہی وہ واحد ڈھال ہے، جو سات پردوں میں بھی انسان کو برائی سے روک لیتی ہے۔ انسان کتنا ہی بااختیار اور صاحب قوت کیوں نہ ہو، سرکشی اور بغاوت پر قادر کیوں نہ ہو، اگر اس کے دل میں تقویٰ ہے، تو وہ حدود سے تجاوز نہیں کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں سب سے محترم ومکرم وہ انسان ہے، جو تقویٰ میں اعلیٰ وارفع ہے۔ (ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم: القرآن)

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع پر اسلام کی جو تصویر پیش کی، اس میں فرمایا: ''**لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الا بالتقوی** '' عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت اور فضیلت نہیں۔ البتہ تقویٰ وجہ فضیلت ضرور ہے۔

تقویٰ سے متصف انسان حق گوئی، سچائی، دیانت، امانت اور عدل وانصاف کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ ذاتی انتقام، لالچ، حرص، دنیاوی غرض وغایت سے بالاتر ہو کر ہی فرائض سرانجام دیتا ہے۔ مگر تقویٰ سے عاری شخص اپنی انانیت اور جھوٹی عزت کی خاطر تمام حدود وقیود کو پامال کرتا ہے اور ایسے راستے پر چل نکلتا ہے، جو تباہی وبربادی کی طرف لے جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا انجام انتہائی بھیانک ہوتا ہے۔ اپنی قوت کے زعم میں بدمست ہاتھی کی طرح ہر چیز کو روندڈالتا ہے اور ہر چیز پر اپنا تسلط چاہتا ہے۔

تقویٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ عدل وانصاف ہے۔ انسان کے ہاتھ میں ترازو دے دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے توازن پیدا کرتا ہے؟ تقویٰ کی دولت سے مالا مال شخص کبھی اس میں جھول نہیں آنے دیتا۔ فرمایا: ''اعدلوا هو اقرب للتقوی''۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پاکستان کی تاریخ یوں تو عجائبات سے مزین ہے۔ یہاں ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کی مثال پوری طرح صادق آتی ہے۔ نیچے سے اوپر تک اس کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض واقعات اس قدر شرمناک اور باعث اذیت ہیں، کہ اس کی وجہ سے پاکستانی کہلانے پر نہ صرف شرم آتی ہے، بلکہ ایک دردمند پاکستانی اپنے آپ کو مجرم سمجھتا ہے۔ پاکستان پر حکمرانی کا شوق فوج کو اقتدار میں لے آیا اور تمام اداروں میں مداخلت کو اپنا حق قرار دیا۔ اگر کسی نے اس مداخلت کو ناپسند فرمایا تو جبر کا راستہ اختیار کیا گیا۔ پاکستان کی عدلیہ اگرچہ اپنے بعض فیصلوں کی وجہ سے بلند مقام حاصل نہ کر سکی۔ لیکن ماضی قریب میں بعض قومی معاملات میں ان کے فیصلوں نے ان کے وقار کو عزت بخشی، جس سے عدلیہ پر قوم کا اعتماد بحال ہوا اور تحفظ کا احساس ہوا۔

لیکن بُرا ہو اُن لوگوں کا جنہوں نے اس سہارے کو زمین بوس کر دیا اور ایک ایسی صورت پیدا کر دی، جس سے یہ تاثر عام ہوا کہ اگر پاکستان کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) محفوظ نہیں، تو عام آدمی کی کیا حیثیت ہے۔ کاش یہ قدم اٹھانے سے پہلے ہمارے بہادر اور نڈر جرنیل سو بار سوچ لیتے اور اپنے اقدام کو تقویٰ کی کسوٹی پر کھ لیتے اور اپنے سینے میں جھانک لیتے تو شاید وہ یہ انتہائی قدم نہ اٹھاتے۔ جس پر آج وہ اور ان کے درباری پشیمان دکھائی دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ڈر اور آخرت میں جواب دہی کا خوف بہت سے مسائل کا حل ہے۔ یہ تصور جس میں پیدا ہو جائے، وہ دوسروں کے لیے مسائل پیدا نہیں کرتا، بلکہ ہمیشہ وہ کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہوں۔

لیکن یہاں معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے، نہ کسی کا ڈر اور خوف اور نہ ہی آخرت کی فکر؟ یہی وجہ ہے کہ ایسے اقدامات اٹھائے گئے، جس میں ذاتی مفادات کا تحفظ اور صرف اپنے مستقبل کی فکر ہے؟ جبکہ پوری قوم پریشان ہے۔ ہم اقتدار کے نشے میں بے لگام حکمرانوں سے عرض کریں گے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔ اتقوا الله ...... اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اپنی حدود سے تجاوز نہ کرو۔ آخرت کی جواب دہی کا تصور پیدا کرو۔ جو امانت آپ کے سپرد ہے۔ اس میں خیانت نہ کرو۔ اسے پوری دیانت داری سے ادا کرو۔ اپنے عہدے اور منصب کا لحاظ رکھو۔ اختیارات کا غلط استعمال نہ کرو۔ فرائض کی بجا آوری میں انصاف کرو۔

امید ہے تمام اداروں کے سربراہان ان معروضات پر توجہ دیں گے اور تقویٰ کی بنیاد پر اپنے اپنے کام سرانجام دیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

© rasailojaraid.com